منتخب قیادت کے لیے لمحہ فکریہ!

عام انتخابات کے ذریعے جو جماعت برسر اقتدار آئی ہے انہیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہوگا کہ عوام نے پوری کوشش جدوجہد اور ہوش حواس کے ساتھ ان کا انتخاب کیا ہے۔ اوران سے بہت سی امیدیں وابستہ کی ہیں۔ کوئی شک نہیں کہ گذشتہ پانچ سال پنجاب حکومت نے بعض مشکلات کے باوجود قابل رشک ترقیاتی کام سرانجام دیئے اور بہت اچھی مثالیں قائم کی ہیں عوام نے اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے دوبارہ انہیں یہ موقعہ نہ صرف پنجاب بلکہ وفاق میں بھی دیا ہے۔ اب لوگ منتظر ہیں کہ کب یہ حکومت قائم ہوتی ہے اوران کی امیدیں آرزوئیں پوری ہوتی ہیں۔

یہ بات تو ہر ذی شعور جانتا ہے کہ پاکستان اس وقت لاتعداد مسائل کا شکار ہے۔ ان کے حل کے لیے وقت چاہیے ان میں دہشت گردی' لاقانونیت امن وامان' مہنگائی' بے روزگاری' لوڈشیڈنگ شامل ہے۔ اگرچہ ان میں بعض کام طویل مدتی ہیں وہ فوراً حل نہیں ہوسکتے۔ لیکن اگر آج سے اس کی بہتر منصوبہ بندی کی جائے تو چند سالوں تک بہتر نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ ان میں بجلی کا بحران سرفہرست ہے' کوئلے سے بجلی پیدا کرنے کا منصوبہ ایک عرصہ سے زیرالتوا ہے۔ جبکہ پاکستان کے ممتاز سائنسدان مبارک ثمر مند بارہا یہ اعلان کر چکے کہ اگر حکومت وسائل فراہم کرے تو ہم بہت جلد یہ مسئلہ حل کر سکتے ہیں۔ بعض مسائل ایسے ہیں جو فوری حل طلب ہیں مثلاً امن وامان لوگوں کی جان ومال آبرو محفوظ نہیں۔ داخلی امن کے لیے سخت اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ فوری احکامات جاری ہونے چاہئیں علاقے کا تھانہ اس کا ذمہ دار ہے کوئی وجہ نہیں کہ یہ مسئلہ فوراً حل نہ ہو۔

اس وطن میں ایک بڑا ناسور کرپشن ہے۔ سابقہ حکومت نے تو بدعنوانی کے عالمی ریکارڈ قائم کیے کروڑوں نہیں اربوں روپے ہڑپ کر گئے بدنام زمانہ کردار توقیر صادق 85 ارب روپے لیکر امارات میں مزے کی زندگی گزار رہا ہے سابقہ وزراء اعظم پر بھی اربوں کی بدعنوانی کے الزامات ہیں۔ جبکہ ان کے وزراء نے بھی بہتی گنگا میں ہاتھ دھوئے۔ ان سے لوٹی دولت نہ صرف واپس لی جائے بلکہ اس سنگین جرم میں انہیں ہمیشہ کے لیے نااہل قرار دیا جائے۔ ہم یہاں یہ بھی عرض کریں گے کہ اس کرپشن میں صرف سیاستدان ملوث نہیں بلکہ افسران بالا کی اشیرباد کے بغیر یہ کام ممکن نہیں۔ وہی انہیں طریقے بتاتے ہیں اور وہی لوٹ مار میں اپنا حصہ وصول کرتے ہیں۔ لہٰذا جس محکمے کے بارے میں یہ بات ثبوت کو پہنچ جائے کہ

وہاں کرپشن ہوئی ہے اس محکمے کے افسران بالا کو سخت ترین سزا دی جائے۔ اس میں ریلوے' پی آئی اے' سٹیل ملز' بطور خاص شامل ہیں۔

اگر نئی حکومت نے بے رحمانہ محاسبہ نہ کیا تو پاکستان کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اس لیے کہ اب عوام کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان میں ایک عادلانہ منصفانہ اور بدعنوانی سے پاک حکومت آئے۔ جو انہیں بنیادی حقوق فراہم کرے۔ یہ تب ہی ممکن ہے کہ حکومت اس ضمن میں سنجیدہ کوشش کرے۔

اسی طرح نئی حکومت کو تعلیم پر خاص توجہ دینی چاہیے چونکہ وفاقی محکمہ تعلیم ختم ہونے سے تعلیم صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے لیکن ہر صوبہ اپنی ترجیحات کے مطابق نصاب اور نظام ترتیب دے رہا ہے بلکہ ذریعہ تعلیم بھی مختلف زبانوں میں ہے لہٰذا تعلیم میں یکجہتی پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور اب اگر مسلم لیگ کو موقعہ ملا ہے تو انہیں یہ کام ضرور کرنا چاہیے۔

دینی مدارس اس مناسبت سے ہم یہ بھی یاد دلاتے جائیں کہ پاکستان میں تعلیم کے فروغ میں دینی مدارس کا بہت بڑا کردار ہے۔ اور اس وقت دو ملین سے زائد بچے بچیاں دینی مدارس میں زیر تعلیم ہیں جو اسلامی تعلیم کے ساتھ عصری علوم بھی پڑھ رہے ہیں دینی مدارس اپنے اپنے مسلک کے وفاق کے ساتھ منسلک ہیں جو کہ شاندار امتحانات لے کر باقاعدہ اسناد جاری کرتے ہیں جو کہ چار مراحل میں ہیں ان میں ثانویہ عامہ' مساوی میٹرک' ثانویہ خاصہ' مساوی ایف اے' عالیہ مساوی بی اے اور عالیہ مساوی ایم اے ہیں۔ عالیہ کو ہائر ایجوکیشن پاکستان یم اے عربی' اسلامیات کے مساوی تسلیم کرتا ہے۔ جبکہ باقی اسناد کا معاملہ جوں کا توں ہے جبکہ سابقہ حکومتوں نے بارہا اس سلسلے میں اجلاس کیے شرائط طے ہوئیں مگر بدقسمتی سے کسی حکومت نے اس مسئلے کو حل کرنے میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہ کیا۔ اس میں سب سے بڑی رکاوٹ بیوروکریسی ہے جو نہیں چاہتی کہ دینی تعلیم یافتہ لوگ سرکاری ملازمتوں میں آئیں لہٰذا وہ کوئی نہ کوئی رکاوٹ ڈالتے رہتے ہیں۔ اس لیے ہماری حکومت سے یہ التماس ہے کہ وہ پہلی فرصت میں اتحاد تنظیمات مدارس کے اعلیٰ عہدیداروں سے ملاقات کا موقعہ دیں۔ تاکہ مکمل تفصیلات اور طریقہ کار سے انہیں آگاہ کیا جائے اور اس کی روشنی میں یہ دیرینہ مطالبہ پورا ہو سکے۔ اور باقی اسناد کی حیثیت کو بھی تسلیم کیا جائے۔ تاکہ دینی مدارس میں زیر تعلیم لاکھوں بچے بچیاں قومی دھارے میں شامل ہو سکیں۔